Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | منگل ۱۴ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ - ۱۶ احسان ۱۳۷۱ ہش - ۱۶ جون ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۳۶

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی اہمیت

مال کا انفاق بھی ضروری ہے۔ خیرات کرنا۔ قریبیوں۔ رشتہ داروں۔ یتیم بچوں کو دینا مسکینوں اور مسافروں کو دینا۔ سوالیوں کو اور غلام آزاد کرنے میں خرچ کرنا۔ دعوت الی اللہ کیلئے مالِ عزیز خرچ کرنا۔ نمازیں باقاعدہ اخلاص اور ثواب کے ماتحت ادا کرنی اور ایک مقررہ حصہ اپنے مال میں سے الگ کرنا۔ رنج میں، مصائب میں۔ شدائد میں۔ مقدمات میں۔ غربت میں صبر و استقلال سے قدم رکھنے والے۔ یہی خدا کو پیارے ہیں۔

(حضرت امام جماعت الاوّل۔ خطبہ جمعہ ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے۔ دین کا کوئی اثر ہی اُن پر نہیں ہوتا۔ اور وہ کھلے طور پر (دین) کے خلاف کرتی ہیں اور کوئی اُن سے نہیں پوچھتا۔ بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا۔ مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ اُن میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا اور کنیزکوں اور بہائم سے بھی بدتر اُن سے سلوک ہوتا ہے، مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں۔ غرض بہت ہی بُری طرح سلوک کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جُوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ ایک اُتار دی دُوسری پہن لی۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صہ ۴۴)

ساری جماعت کا معاشرہ پاکیزہ بنانے کی دعا کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"میں نے پہلے بھی بارہا احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ اس دعا سے (اے ہمارے رب ہم کو ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا) غیر معمولی استفادہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ پھر آگے اولاد پر بھی ممتد ہو جاتی ہے اور اولاد پر بھی اس کا فیض جاری ہوتا ہے، کیونکہ اس دعا میں یہ سکھایا گیا ہے۔ (میرے زوج اور میری اولاد کو) اور ذرّیت میں صرف پہلی نسل مراد نہیں ہے بلکہ بعد میں آنے والی نسلوں کا سلسلہ اس کے اندر آجاتا ہے۔ قیامت تک کے لئے انسان اپنی اولاد کے لئے جو دعائیں کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اس سے بہتر دعا نہیں ہو سکتی کہ اے خدا! ہماری اولاد کو، اولاد در اولاد کو، سلسلۂ اولاد کو ہماری آنکھوں کے لئے ٹھنڈک بنانا اور وہ ٹھنڈک ان معنوں میں ہو کہ (۔) ہمیں متقیوں کا امام بنانا۔ غیر متقی کا امام نہ بنانا۔ یہ بہت ہی کامل دعا ہے اور قیامت تک اثر پیدا کرنے والی ہے اور پھر یہ بھی ہمیں توجہ دلاتی ہے کہ اگر تم نے اپنے لئے اس دنیا میں جنت پیدا کر لی اور تمہاری اولاد کو یہ توفیق نہ ملے کہ وہ متقی ہو تو تم نے جو کچھ حاصل کیا تھا عملاً اس کو کھو بیٹھو گے۔ تمہارا سارا سرمایہ ضائع ہو جائے گا۔ تمہاری ساری محنتوں کا پھل جاتا رہے گا اس لئے صرف اپنے لئے فکر نہ کرو۔ اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی فکر کرو۔

اس مضمون پر غور کر کے اگر آپ یہ دعا کریں تو آپ کے گھر کے ماحول کا ایک بہت ہی دلکش نقشہ آنکھوں کے سامنے ابھرتا ہے بعض میاں بیوی ایک دوسرے سے راضی ہوتے ہیں مگر ان کے آپس میں راضی ہونے کی بناء تقویٰ نہیں ہوتی۔ ایسے میاں بیوی بھی تو ایک دوسرے سے راضی ہوتے ہیں۔ جن کے گھر میں ڈسکو چل رہا ہے۔ گاتے بجاتے ہو رہے ہیں۔ کئی قسم کی بے ہودگیاں ہو رہی ہیں۔ بظاہر وہ گھر جنت ہے لیکن اس دعا کے آخری حصے نے بتا دیا کہ وہ جنت محض ایک فرضی اور خیالی جنت ہے اور عارضی حیثیت کی ہے کیونکہ ایسے لوگوں کی اولادیں پھر متقی نہیں بن سکتیں ایسے لوگوں کی آنے والی نسلیں ان کے لئے حقیقی معنوں میں آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان مہیا نہیں کر سکتیں۔ تو (ہمیں متقیوں کا امام بنا) نے صرف مستقبل کی بات نہیں کی بلکہ اس زمانے میں جو ہمیں نصیب ہوا ہے ہمارے گھروں کا ایسا نقشہ بھی کھینچ دیا جس میں تقویٰ

باقی صہ ۷ پر

اعلان ولادت

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی بیٹی عزیزہ فریدہ شیخ جو محترم محمد خواص صاحب بھٹی کی اہلیہ ہیں کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴ مئی کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت عزیزہ نو مولودہ کا نام سائرہ خواص عطا فرمایا ہے۔ اور وقفِ نو کی سکیم کے تحت قبول فرمایا ہے عزیزہ محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی کی پڑنواسی اور محترم کبیر احمد صاحب بھٹی آف انگلستان کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ عزیزہ سائرہ خواص نیک قسمت ہو۔ اور بے شمار برکتوں کی دینی دنیاوی لحاظ سے حامل ہو۔

اعلان نکاح

مکرم عبدالرافع خان صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالقادر خان صاحب راج گڑھ لاہور کا نکاح عزیزہ ذاکرہ خانم بنت مکرم محمد شریف خان صاحب آف سڑوعہ (حال مقیم چک نمبر ۶۰ شہباز پور ضلع فیصل آباد) کے ہمراہ مورخہ ۶ جون ۱۹۹۲ء کو نماز عصر کے بعد بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے بعوض ۲۵ ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

مکرم عبدالرافع صاحب حضرت چوہدری عبدالحئی خان صاحب پوسٹ ماسٹر (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کے پوتے اور حضرت چوہدری عبدالسلام خان صاحب آف کاٹھ گڑھ (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کے نواسے ہیں۔ اور عزیزہ ذاکرہ خانم محترم چوہدری محمد علی صاحب (المعروف جج صاحب) چک نمبر ۶۰ ج-ب شہباز پور ضلع فیصل آباد کی نواسی ہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶۔احسان ۱۳۷۱ ہش ۱۶۔ جون ۱۹۹۲ء

جماعت کی مضبوطی

بہت سے لوگوں کا مل بیٹھنا ہی جماعت نہیں کہلاتا۔ جماعت کہلانے کیلئے ان میں وحدت ہونی چاہیئے۔ ان میں یگانگت ہونی چاہیئے۔ انہیں اکٹھے سوچنا چاہیئے اور اکٹھے کام کرنا چاہیئے اور یہ سب کچھ کرنے کے لئے ان کا ایک رہنما ہونا چاہیئے جو انہیں قدم بہ قدم اپنے ساتھ چلائے اور جس کے ہاتھ اٹھانے پر وہ سب کھڑے ہو جائیں۔ اور جس کے ہاتھ گرانے پر وہ سب بیٹھ جائیں۔ وہ کہے دائیں کو چلو۔ تو وہ دائیں کو چلیں اور وہ کہے بائیں کو چلو تو وہ بائیں کو چل پڑیں۔ یہ کچھ ہو تو لوگوں کا اکٹھا ہونا جماعت کہلا سکتا ہے۔ اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہماری جماعت کو یہ سب کچھ میسّر ہے اور اسی لئے یہ ایک جماعت اور حقیقی طور پر ایک جماعت ہے۔

اس جماعت کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"آپس میں اخوّت اور محبّت کو پیدا کرو...... تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دے........ تم باہم اتفاق رکھو۔ خدا تعالیٰ نے (۔) یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود احد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرائت کرے۔ اگر اختلاف ہو اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے...... یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کیلئے پسند نہ کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے...... بھائیوں کے حقوق کو اور ہمسایوں کے حقوق کو شناخت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ زبان سے کہہ لینا کہ ہم جانتے ہیں بے شک آسان ہے مگر سچی ہمدردی اور اخوت کو برت کر دکھلانا مشکل کام ہے"

جماعت تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیں ہی۔مندرجہ بالا ارشادات جماعت کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے والے ہیں۔ہم سب کا فرض ہے کہ ان تمام باتوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور وہ کچھ کریں جو ان ارشادات میں کہا گیا ہے۔ جماعت جس قدر زیادہ مضبوط ہوگی اتنی ہی وہ اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب رہے گی۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ اور حقیقت میں تو انفرادی مضبوطی۔ بہتر روحانی اقدار۔ ہی اجتماعی مضبوطی کا باعث ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

مبارک ہو کہ تم لندن چلے ہو
شریکِ جلسہ ہونا ہے سعادت
ہمارا بھی سلامِ خیر کہنا
ہماری بھی ہے کچھ صاحب سلامت

ـــــــ ابوالاقبال

فریاد

ہر اِک مکیں کی خیر ہو، ہر اِک مکاں کی خیر
ہم مانگتے ہیں شہر کے خورد و کلاں کی خیر

چاروں طرف عجیب سی ہلچل ہے ان دنوں
میری زمیں کی خیر، مرے آسماں کی خیر

پہنچا ہے اب کمال پہ یہ دَورِ انحطاط
اس دَورِ انحطاط کے پِیر و جواں کی خیر

پژمُردہ ہیں جو پھول تو کلیاں اُداس اُداس
اے باغبانِ دہر ترے گلستاں کی خیر

گُلشن میں چل پڑی ہے یہ کیسی ہوائے تُند
تِنکے بِکھر نہ جائیں مرے آشیاں کی خیر

جب بن گئے ہوں سارے محافظ ہی راہزن
پھر کس کا چین، کیسی اماں اور کہاں کی خیر

تھامے ہوئے ہے حبلِ تعصّب کو ہر فہیم
کم فہم و کم نگاہ کے وہم و گماں کی خیر

ہر ہر قدم پہ جھوٹ کا بازار گرم ہے
نقدِ یقیں کی خیر ہو، جنسِ گماں کی خیر

اِک دوسرے کے خُون کا پیاسا ہے آدمی
آتی نہیں نظر ہمیں امن و اماں کی خیر

ساحل سے تکنے والو بس اب یہ دُعا کرو
کشتی بھنور کی زد سے بچے، بادباں کی خیر

اپنوں کی خیر مانگتے ہیں سب ہی اے سلیم
ہم مانگتے ہیں خیر تو سارے جہاں کی خیر

سلیم شاہجہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

تعلقات کے دائرے

اکثر آشوب چشم بھی ہو جاتا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے پڑھائی کیلئے کبھی بھی نہیں کہا کہ محنت کرو وغیرہ۔ مگر ابتداء سے (-) دینی کتب قرآن مجید حدیث اور دیگر مذاہب کی کتابیں اور الف لیلہ بھی۔ مجھے بھی چھوٹی چھوٹی کہانیاں الف لیلہ کی بھی سنا دیتے تھے۔ دیوان غالب وغیرہ اور آپ کے استاد (جن سے کچھ عرصہ اصلاح لی تھی شاعری کے سلسلہ میں) جلال لکھنوی کے دیوان بھی آپ کے پاس تھے۔ میری ہوش میں بہت کم عمری سے میں نے بڑے بھائی (حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد) کا کمرہ الگ دیکھا۔ جسمیں کتابیں رکھی رہتی تھیں میز پر۔ میں بھی وہاں جا پہنچتی تھی۔

آپ گھر میں کھیلتے تھے۔ اکثر وقت پاکر جو خالی صحن ہو۔ اس میں گیند بلا وغیرہ اور اسکے علاوہ گھر کے باہر آپ کے مشاغل غلیل سے نشانہ بازی۔ کشتی چلانا تیرنا وغیرہ تھے۔ مٹی کے غلے بناتے میں ہم سب شریک ہو جاتے۔ مگر گھر میں نہیں چلاتے تھے۔ یہ کام باہر ہوتا تھا۔ گھر میں تو کبھی نشان لگا کر غلیل چلا کر دیکھ لیا اور اس سے ذرا بڑے ہوئے تو سواری سیکھی اور گھوڑے کی سواری کو بہت پسند کرتے تھے۔

آپ ہم بچوں سے بہت پیار کرنے والے۔ بے حد خیال رکھنے والے تھے۔ مجھ سے تو خاص طور پر بہت محبت کی۔ بہت ناز اٹھائے۔ کبھی خفا ہونا یاد میں نہیں۔ ایک بار لڑکیوں کے ساتھ میں کھیل رہی تھی لڑکیوں نے کوئی کھیل تالی بجانے والا کھیلا۔ میں بھی بجانے لگی۔ تو مجھے کہا "کھیلو مگر تم نہ کبھی تالی بجانا۔ یہ لوگ بجایا کریں۔"

مبارک سے بھی بہت پیار کا سلوک تھا۔ (ایک خط میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے میرے میاں کو لکھا ہے محمود اپنی والدہ سے بہت مانوس ہے اور مبارک سے بھی اب تک کھیلتا ہے۔ ابھی بچہ ہی ہے)۔ دوسرے بھائیوں سے بھی کبھی میں نے سختی کا سلوک یا جھگڑا انہیں دیکھا۔ منجھلے بھائی صاحب سے تو اکثر لمبی باتیں کرتے۔ مگر ہر وقت اچھے موضوع پر۔ میرے بھائی اور ماموں مل کر باتیں کرتے تھے۔ کبھی فضول بات میں نے نہیں سنی۔ کیونکہ جہاں سب بہ مل کر بیٹھتے میں ضرور جا پہنچتی تھی۔ کئی بار ہنس کر فرماتے تھے کہ "لڑکی وہ جو لڑکیوں میں کھیلے نہ کہ لڑکوں میں ڈنٹر پیلے" مجھ سے بچپن سے بے تکلف رہے۔ ہر بات مجھ سے کر لیتے اور میں ہر بات جو نئی سنی یا مجھ سے باہر ہوئی ان سے پوچھتی۔ میری کھل کر بات یا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ہوتی تھی۔ یا بڑے بھائی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی جانتے تھے کہ ہم دونوں کا آپس میں زیادہ پیار اور بے تکلفی ہے تو آپ نے بھی تین چار بار کہا محمود کچھ چپ چپ ہے۔ کبھی حاجت نہیں ظاہر کرتا نہ مانگتا ہے تم پوچھو تو سہی کہ کیا چاہیئے۔ میں نے پوچھا اور آپ نے بتا دیا۔ یہ میں لکھ چکی ہوں پہلے کبھی ایک بار بخاری کی جلدوں کا پورا سیٹ منگوانے کے لئے کہا تھا۔ ایک بار سول اخبار جاری کروانے کو۔ ایک دفعہ بھابھی جان کے لاہور گئے زیادہ دن ہو گئے تھے۔ کہا میں ان کا لاہور زیادہ رہنا پسند نہیں کرتا۔ بلوا لیں۔"

ہم لوگ لڑتے نہیں تھے۔ کم از کم بہنوں سے لڑنے کی تو قسم ہی ہمارے ہاں تھی۔ مبارک احمد اور میں چھوٹے تھے۔ تینوں بھائیوں نے کبھی کچھ نہیں کہا۔ آپس میں منجھلے بھائی کبھی تکیوں سے لڑائی گویا مصنوعی جنگ کیا کرتے تھے۔ یا چھوٹے بھائی صاحب کو منجھلے بھائی صاحب چڑاتے تھے۔ وہ چڑتے۔ مگر اس سے زیادہ ہرگز نہیں۔ نہ مار نہ کٹائی۔ ایک بار کوڑا چھپاکی کھیلتے ہوئے مبارک کی پیٹھ پر کوڑا زور سے مار دیا۔ وہ نازک سا بچہ تھا رونے لگا۔ مجھے آج تک افسوس ہے اپنی اس حرکت کا۔ کہ میں نے پکار کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کہا کہ مبارک کو چھوٹے بھائی نے زور سے کوڑا مار دیا۔ تو آپ چھوٹے بھائی پر بہت خفا ہوئے تھے مگر میں نے تو بڑے بھائی کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مانند محبت کرنے والا پایا۔ ذرا بڑے ہو کر یہ محبت ایک دوستی کا رنگ بھی اختیار کر گئی۔

اس کے بعد حضرت صاحبزادی سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے ایک اور طبع شدہ مضمون سے ایک اقتباس پیش کرتے ہیں۔

"سب بہن بھائیوں سے بڑھ کر اپنے پیار سے مجھے شرف بخشا۔ بچپن سے انہوں نے مجھ سے خاص محبت کی۔ ہمیشہ میرا خیال رکھا۔ کئی آڑے وقتوں میں میری مدد کی۔

...... بچپن میں تو غلطیاں بھی ہوتی ہیں کبھی بڑے بھائی بہنوں کو گھرک جھڑک بھی لیتے ہوں گے۔ مگر یہاں تو محض پیار اور ناز برداری ہی تھی۔ ایک دفعہ بھی کبھی ٹیڑھی نظر سے نہ دیکھا۔ میرا بھی یہ حال تھا کہ ہر بات ہر شکایت یا ابا سے یا بڑے بھائی سے کرتی تھی۔ میں بہت چھوٹی تھی۔ آپ باہر ڈھاب (جوہڑ) پر کشتی چلانے گئے ہوئے تھے۔ دو لڑکے آگئے اور کہا میاں ٹب مانگ رہے ہیں۔ ٹب دے دیا گیا۔ اور میں نے اس وقت اپنی زندگی میں پہلا شعر کہا۔ جب آگئے تو خوشی سے لپٹ کر کہا میرے بھائی میں نے تمہارے لئے شعر بنایا ہے (اس وقت اس عمر میں ہم شعر کہتے نہیں تھے۔ بلکہ شعر بناتے تھے) فرمایا بتاؤ۔ بتاؤ کیا۔ میں نے بڑے فخر سے سنایا کہ

ے ٹب لینا تھا ٹب لے گئے
کشتی چلانی تھی کشتی چلا گئے

اسکو یاد کر کے اب تک ہنسا کرتے تھے ایک دفعہ میرے استاد پیر منظور محمد صاحب مرزا افضل بیگ صاحب سے گراموفون مانگ لائے اور ریکارڈ چلانے لگے۔ میں چھوٹی تھی اور وہ عجیب سے اشعار میرے لئے نئی چیز تھے۔ میں نے کہا پیر جی میری کاپی پر یہ شعر لکھ دو۔ انہوں نے بے خیالی میں لکھ دیا۔ ایک مصرعہ مجھے یاد ہے

ع ستم سے باز آ ظالم قیامت آنے والی ہے

میں فوراً بھاگی اور آکر بڑے بھائی کو دکھایا کہ یہ پیر جی سے لکھوا کر لائی ہوں۔ میرے ہاتھ سے کاپی لی اور وہیں کھڑے کھڑے کاپی پر لکھ دیا۔

ے اگر لایا کئے ایسی گھروں کو کاپیاں بچے
تو حضرت آپ کی اک روز شامت آنیوالی ہے

اور کہا کہ اب جا کر یہ پیر جی کو دکھا دو۔ ان دنوں وہ گول کمرے میں ہمارے ہاں ہی رہتے تھے۔ میں نے جا کر دکھا دیا۔ پیر جی نے کہا توبہ توبہ مجھ سے بڑی غلطی ہو گئی۔ اور چاک کرنے لگے۔ میں نے ان کو کہا اپنے شعر کو پھاڑ دو پر بڑے بھائی کا شعر ہے نہیں پھاڑنے دوں گی۔

غرض بڑے بھائی صاحب سے بہت مانوسیت تھی۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی علم تھا۔ کہ میں ان سے اور وہ مجھ سے بہت مانوس اور بے تکلف ہیں۔ آپ اب بڑے ہو چکے تھے۔ اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بچپن کی بے تکلفی سے کچھ طلب نہ کرتے تھے۔ ویسے بھی سوال کرنا آپ کو ناپسند تھا۔ مگر وہاں تو ادب کا بھی حجاب تھا۔ چند بار مجھے ہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کہا کہ محمود کچھ خاموش اور اداس ہے۔ تم کو بتائے گا۔ تم بھائی سے پوچھو کس چیز کی ضرورت ہے۔ دو تین بار تک تو مجھے ٹھیک یاد ہے ایک دفعہ تو میرے پوچھنے پر کہا تھا۔ کہا بخاری منگوا دیں۔ پھر کئی جلدوں میں سرخ جلدیں تھیں۔ بہت سے پارے بخاری شریف کے آگئے تھے۔ ایک بار اسطرح آپ کے فرمانے پر میں نے پوچھا تو کہا سول اخبار میرے نام جاری کروا دیں۔ وہ بھی ہو گیا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو آپ سے واضح طور پر بہت محبت اور آپ کی بہت قدر تھی۔ اس کم عمری پر بھی مجھ پر یہ اثر تھا کہ مبارک چھوٹا ہے اور میں لڑکی ہوں اسلئے زیادہ خیال میرا رکھتے اور مبارک سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ مگر اصل میں سب سے زیادہ میرے ابا کو پیار ہے میرے بڑے بھائی ہیں شادی کے بعد جب میں آتی میری آواز سن کر معلوم کرتے کہ میں آئی ہوئی ہوں فوراً تشریف لے آتے جو نئی بات میری غیر حاضری میں ہوتی مجھے ضرور سناتے۔ اپنے اشعار بالعموم پہلے مجھے سناتے۔ دو تین بار مصرعہ میں نے لگا دیا اسکو پسند کیا اور شامل کر لیا۔ ایک بار جب آپ کے اشعار کا پہلا مجموعہ کلام محمود شائع ہوا مجھ سے پوچھا ٹھیک ٹھیک بتاؤ تم کو میرا کون سا شعر سب سے زیادہ پسند ہے۔ میں نے کہا۔

ے حقیقی عشق گر ہوتا تو سچی جستجو ہوتی
تلاش یار ہر ہر ذرہ میں ہوتی گو بگو ہوتی

واقفین نو کی تربیت

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کی تربیت کے بارہ میں والدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہیئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہیئے۔ جس طرح RADIATION کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے اس طرح پرورش کرنے والی ماں کی باہنوں میں سچائی اس بچہ کے دل میں ڈوبنی چاہیئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو پہلے سے بہت بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا۔

... اس لئے اب ان بچوں کی خاطر ان کو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی اور پہلے سے کہیں زیادہ احتیاط کے ساتھ گھر میں گفتگو کا انداز اپنانا ہوگا۔ اور احتیاط کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــــ نون ۔ سین

منشیات کے مجرم

مصر میں ۱۹۸۹ء میں بعض بیرونی ممالک کے افراد پر منشیات کے درآمد کے سلسلے میں مقدمہ چلا تھا ان میں چار پاکستانی تھے چار سوڈانی تھے ایک بنگلہ دیشی تھا ایک تنزانیہ کا باشندہ۔ اور پاکستان سے ایک کشتی کے ذریعے وہ چار ٹن افیم دو ٹن حشیش اور تین سو کلو گرام (۶۶۰ پونڈ) ہیروئن سمگل کر رہے تھے اس مقدمہ کے نتیجہ میں انہیں موت کی سزا سنائی گئی لیکن انہوں نے اس سزا کے خلاف اپیل کر دی۔ اور اپیل عدالت نے فیصلہ کیا کہ ان کے مقدمے کو دوبارہ سنا جائے۔ چنانچہ یہ مقدمہ دوبارہ عدالت میں گیا اور اب پھر جو فیصلہ ہوا ہے اس میں ان کی موت کی سزا کو برقرار رکھا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ منشیات ایک ملک سے دوسرے ملک میں سمگل کرنے کے خلاف عالمی برادری بھرپور آواز اٹھا رہی ہے۔ اس کی ابتداء تو یوں کی جاتی ہے کہ کسی ملک میں بھی منشیات تیار نہ کی جائیں۔ لیکن اگر کسی ملک میں تیار ہوتی ہیں تو کم از کم انہیں دوسرے ممالک میں سمگل کر کے لوگوں کی جانوں کو خطرے میں نہیں ڈالنا چاہیئے چنانچہ امریکہ اس سلسلے میں کئی ممالک کی خاص طور پر مدد کر رہا ہے کہ اول تو وہ اپنے ملک میں منشیات کی اشیاء کی پیداوار ہی کو روکیں لیکن جب تک پوری طرح رک نہیں جاتی اس وقت تک ان تمام کوششوں کے علاوہ یہ کوشش بھی جاری رکھی جائے کہ منشیات سمگل کر کے دوسرے ملکوں میں نہ پہنچائی جائیں۔ کئی سمگلر یورپ کے ممالک میں اور امریکہ میں بھی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ یہاں پاکستان میں بھی آپ نے اکثر سنا ہو گا اور دیکھا بھی ہو گا کہ چھاپہ مار کر اتنی منشیات پکڑی گئی ہیں یا کسی ٹرک کو روک کر دیکھا گیا تو اس میں سے منشیات نکلیں۔ خدا کرے کہ لوگ زندگی پرور اشیاء کی تیاری میں زیادہ مستعدی دکھائیں اور ایسی چیزیں جو انسانی صحت بلکہ انسانی جان کے لئے ہلاکت آفرین ہیں ان سے گریز کریں آخر کون نہیں جانتا کہ منشیات کی عادت انسان کو بیکار بھی کر دیتی ہے اور تکلیف دہ حالات میں سے گذارتے ہوئے اس کی ہلاکت کا باعث بھی بن جاتی ہے۔

سڑک یکطرفہ یا دوطرفہ؟

جنوبی افریقہ میں ایک سڑک کے متعلق یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت تھی کہ اسے یکطرفہ ٹریفک والی سڑک رکھا جائے یا دو طرفہ ٹریفک والی۔ اور اگر یکطرفہ ٹریفک والی سڑک بنایا جائے تو لوگ مشرق سے مغرب کی طرف جائیں یا مغرب سے مشرق کی طرف۔ ایک وقت تھا کہ اس علاقے میں صرف سفید فام ہی رہتے تھے۔ اور وہ بڑی آسانی سے جو چاہے فیصلہ کر سکتے تھے۔ لیکن اب یہاں بہت سے کام کرنے والے سیاہ فام بھی رہائش پذیر ہیں اور فیصلہ دونوں کی مرضی سے ہونا چاہیئے۔ اس لئے اس سلسلے میں ووٹنگ کا انتظام کیا گیا۔ سفید فام لوگوں نے بھی ووٹ دیئے اور سیاہ فام لوگوں نے بھی۔ سیاہ فام لوگ اکثر کہتے تھے کہ یہ ووٹ اس لئے تو نہیں ہیں کہ ڈے کلارک صدر ہو یا نیلسن منڈیلا۔ لیکن بہرحال ووٹنگ کا آغاز تو ہے۔ سیاہ فام لوگوں نے تو زندگی بھر کبھی ووٹ ہی نہیں دیا۔ اب اگر ووٹ دینے کا موقعہ ملا ہے تو چاہے اتنی چھوٹی سی بات کیوں نہ ہو کہ ایک سڑک کا فیصلہ کرنا ہے انہیں ووٹ دیتے ہوئے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آخر ووٹنگ کا آغاز تو ہو گیا۔ وہ دن بھی دور نہیں جب اس بات پر بھی ہم ووٹ دے سکیں گے کہ ملک کا صدر کون ہو۔ سفید فام یا سیاہ فام اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ جب اس معاملے پر ووٹنگ کا اختیار دیا جائے گا تو سیاہ فام یقیناً کسی سیاہ فام کو ہی ووٹ دیں گے اگرچہ کئی سفید فام بھی سیاہ فام کو ووٹ دیں گے لیکن اس بات کا امکان بہت کم ہے کہ کوئی سیاہ فام کسی سفید فام کو ووٹ دے ایک لمبے عرصے سے سیاہ فام لوگ ووٹ کا اختیار مانگ رہے ہیں۔ اور وہ اس لئے اس اختیار کو حاصل کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے سیاہ فام لوگوں کو ووٹ دے کر برسر اقتدار لا سکیں۔ اب جبکہ انہیں اس بات کا موقعہ مل رہا ہے تو یہ کس طرح ممکن ہو گا کہ کوئی سیاہ فام سفید فام کو ووٹ دے۔ لیکن اگر ان کے خیال میں کسی نے ایسا کیا تو یقیناً اس کی جان خطرے میں پڑ جائے گی۔

الجیریا میں جہاد

الجیریا میں ایک غیر معروف سی تنظیم نے کہا ہے کہ وہ آئندہ ماہ جہاد کا آغاز کریں گے اور ہزاروں پولیس کے افراد اور فوجی اور ججوں کا مکمل خاتمہ ان کا منتہائے نظر ہو گا۔ کہتے ہیں کہ جہاد ۳۰ جون کو شروع کیا جائے گا۔ اور جسے عام طور تخریب کاری کہا جاتا ہے اس قسم کے کام کئے جائیں گے اور یہ کام اس وقت تک جاری رکھے جائیں گے۔ جب تک کہ حکومت ہر پہلو سے بدل نہیں جاتی اور انسانی ہمدردی رکھنے والے لوگ آگے نہیں آ جاتے۔ وہ لوگ جو حربی طریقے استعمال کرتے ہیں ان میں اسلامک جہاد والے لوگ اور ان کی تنظیم نہایت غیر معروف ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس تنظیم نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ جو دھمکی انہوں نے دی ہے وہ کس رنگ میں پوری کی جائے گی۔ البتہ یہ بات واضح ہے کہ یہ دھمکی اس لئے دی گئی ہے کہ حکومت نے گذشتہ دو ہفتوں سے جنوبی الجیریا کے پہاڑی علاقے میں رہنے والے لوگوں کے خلاف کارروائی شروع کی ہوئی ہے۔ اپریل میں جب حکومت نے حزب مخالف کے لوگوں کو عدالتوں میں لے جانا شروع کیا تو لوگوں کے جذبات بھڑک اٹھے۔ اور جنہیں بنیاد پرست کہا جاتا ہے۔ جن کے انتخابات منسوخ کر دیئے گئے تھے انہوں نے حکومت کے خلاف کارروائیاں شروع کر دی ہیں آگیں لگائی گئی ہیں اور گھریلو بنائے ہوئے بم پھینکے گئے ہیں۔ اور ان کا ہدف یونیورسٹیاں اور بڑے بڑے تجارتی سٹور تھے۔ ان کے علاوہ حکومت کے کارندوں کی کاریں بھی جلائی گئی ہیں۔ سیکورٹی فورس کے تقریباً پچاس افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ یعنی وسط جنوری سے جب صدر شاذلی بن جدید کو صدارت سے معزول کیا گیا تھا اور ایک اعلیٰ طبقہ کی کمیٹی کے سپرد اقتدار کر دیا گیا تھا۔ یہ وہی وقت ہے جب انتخابات جو بنیاد پرستوں نے پہلے راؤنڈ میں جیت لئے تھے۔ منسوخ کر دیئے گئے تھے۔ اسکے بعد سالویشن فرنٹ پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ اگرچہ اس فرنٹ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ تخریب کاروں کیساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں۔

سعودی عرب / ایران

تین سال تک ایران اور سعودی عرب کے آپس کے تعلقات منقطع رہے گذشتہ سال مارچ میں گفت و شنید کے ذریعے ان تعلقات کے بحال ہونے کی بات چل نکلی تھی۔ اب ایران نے محمد علی ہادی کو اپنے سفیر کے طور پر سعودی عرب بھیجا ہے اور شاہ فہد نے ان کے متعلقہ کاغذات وصول کئے ہیں۔ محمد علی ہادی تعلقات کے خراب ہو جانے کے بعد پہلے سفیر ہیں جو سعودی عرب میں اپنے فرائض سرانجام دیں گے۔ خلیج کی جنگ کے بعد سعودی عرب اور دیگر خلیجی ریاستوں کے تعلقات نمایاں طور پر بہتر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ سعودی عرب اور ایران کے وزرائے خارجہ نے ایکدوسرے کے ملک کے دورے کئے ہیں اور شاہ فہد نے ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی کو سعودی عرب کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ یہ بات نہایت خوش آئند ہے کہ ان دو مسلم ممالک کے کشیدہ تعلقات اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ سفیروں کی تعیناتی کے بعد سرعت کے ساتھ یہ دونوں ملک ایک دوسرے کے قریب آ جائیں گے اور جس طرح پہلے ان کے تعلقات استوار تھے اسی طرح پھر استوار ہو جائیں گے۔

چینی جہاز

اخباری اطلاعات کے مطابق حکومت کا پروگرام یہ تھا کہ وہ چین سے چالیس الیف ۷ پی فائٹر جہاز خریدے۔ لیکن اب ایک اعلیٰ سطحی کمیشن مقرر کیا گیا ہے جو اس جہاز کی خرید کے متعلق اور اگر یہ بالکل نہ خریدا جائے تو اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ اس کے متعلق تحقیق بھی کرے گا۔ اور فیصلہ بھی سنائے گا سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ چین کو اس فیصلے سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں چین کے وزیر ایر سپیس مسٹر وانگ انگ (WANG ANG) جو اس ماہ اسی جہاز کے سلسلے میں پاکستان آنے والے تھے۔ اب یہاں نہیں آ رہے آج سے دو سال قبل اس جہاز کو سرکاری طور پر لسٹ میں شامل تو کر لیا گیا تھا۔ لیکن سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ چونکہ اس جہاز کی قیمت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے اس کے متعلق غور ہونا چاہیئے۔ کہ یہ خریدا جائے یا نہ خریدا جائے۔ اور اگر یہ جہاز نہ خریدا جائے تو اس کی جگہ اور کیا کیا جائے۔ حکومت

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری منصور احمد

بزم شعر وادب لندن کا ایک اجلاس

محترم بشیر احمد خان رفیق صاحب لندن سے لکھتے ہیں:

امید ہے میرا یہ خط آپ کو بہترین صحت میں پائے گا۔ بزم شعر و ادب کے تازہ اجلاس کی کارروائی ارسال خدمت ہے۔ مناسب اصلاح کے بعد اسے شائع فرما سکیں تو ممنون ہونگا۔ جس مشاعرہ میں آپ مہمان خصوصی تھے اور جس میں جناب جگن ناتھ آزاد بھی شامل تھے اس کی ایک رپورٹ تیار کر رہا ہوں جس میں آزاد صاحب نے جو منظوم کلام سنایا۔ آپ نے جو کلام پیش کیا اور دوسرے شعراء کا منتخب کلام پیش کروں گا ان دونوں ٹیپ کو TRANSCRIBE کروا رہا ہوں۔

ساقی صاحب کی اچانک وفات نے بہت اداس کر دیا۔ یوں تو ایک زمانہ سے باہمی اخوت و محبت کا تعلق تھا۔ لیکن پچھلے پانچ چھ ماہ تو ہمارا دفتر بھی ایک ہی تھا۔ دن رات کا اٹھنا بیٹھنا تھا۔ خوش طبع۔ مخلص دوست تھے۔ کسی کو ضرر نہیں پہنچایا۔ ہر کسی کے کام آنے والے انسان تھے۔ طبیعت میں سادگی تھی۔ کبھی غرور و تکبر ان کے قریب بھی نہ آیا۔ خدمت دین کرتے کرتے جان دی۔ کام کے ساتھ بشاشت انکا معمول تھا۔ بچوں اور جوانوں سے گہرا تعلق رکھا اور ان کی تربیت کرتے رہے۔ آپ سے دلی تعلق و محبت کا اظہار کثرت سے کرتے تھے اور اکثر گفتگو میں آپکا کوئی نہ کوئی مقولہ ضرور بیان کرتے۔

اس سال کتنے اچھے دوست بچھڑ گئے۔ بشارت احمد بشیر۔ کپتان محمد حسین چیمہ۔ ہدایت اللہ بنگوی اور اب ساقی صاحب۔ ذرا طبیعت قرار پکڑے تو انکے بارہ میں ایک مضمون پیش کروں گا۔

"بزم شعر و ادب - لندن کا آغاز آج سے پانچ سال قبل محترم بشیر احمد صاحب رفیق نے کیا۔ وہی اس کے بانی صدر بھی ہیں۔ پہلی مجلس میں ہی خاکسار کو اس کا سیکرٹری مقرر کیا گیا بعد میں محترم ناظم غوری صاحب اس کے نائب صدر مقرر ہوئے۔

بزم کے مقاصد میں انگلستان میں اردو زبان کا فروغ اور انگلستان میں پروان چڑھنے والی نئی ایشیائی نسل کو اردو زبان اور مشرقی اقدار اور لٹریچر سے روشناس کرنا بھی شامل ہے۔ بزم میں وقتاً فوقتاً مقالے پڑھے جانے کے علاوہ مشاعروں کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے۔ پچھلے سالوں میں سالانہ بین الاقوامی مشاعرے منعقد کئے گئے ہیں۔ جن کا تذکرہ اخبار جنگ۔ ملت لندن وغیرہ میں بھی ہوا۔ ان مشاعروں میں بطور مہمانانِ خصوصی جناب ثاقب زیروی صاحب۔ جناب نسیم سیفی صاحب، جناب چوہدری محمد علی صاحب اور جناب جگن ناتھ آزاد صاحب شامل ہوئے۔ مقامی شعراء میں جناب بخش لائلپوری صاحب۔ جناب بلبل کاشمیری صاحب، جناب خواجہ محمود الحسن صاحب، جناب ناصر الیاس دہلوی صاحب وغیرہ شامل ہوتے رہے۔ بزم نے جناب رالف رسل صاحب کے ساتھ ایک شام بھی منائی جناب رالف رسل صاحب انگریز ہیں اور اردو ادب میں ان کا مقام بہت بلند ہے آپ نے غالب پر کتب بھی لکھی ہیں۔

مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۹۲ء کو بزم کا اجلاس جناب آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت برطانیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم محمد اسلم جاوید نے کی اور نظم مکرم محمد جمیل قریشی آف سکھیکی نے پڑھی۔ آپ نے کینیڈا کی محترمہ راشدہ صاحبہ کی نظم پڑھ کر سنائی جو انہوں نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں بھجوائی تھی۔

اس پُرسوز نظم نے دلوں کو گداز کر دیا۔ اس نشست میں مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نے اپنا مقالہ "دین حق کی معاشرت اور مغرب" پیش فرمایا۔ مقالہ میں مضمون نگار نے مغربی اور دینی معاشرہ کا تقابلی جائزہ پیش کیا۔ اور جن امور میں ان دونوں معاشروں میں تصادم ہو رہا ہے۔ ان کی نشاندھی کی۔ آپ نے بالخصوص اس بات پر زور دیا کہ یورپ میں پروان چڑھنے والی ہماری نئی نسل ایک دوراہے پر کھڑی ہے اور رہنمائی اور ہدایت کے لئے ہماری طرف دیکھ رہی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ان کے مسائل کو حل کیا جائے اور ان کی مناسب رہنمائی کی جائے۔ ان کے سوالات کا کھلے دل سے جواب دیا جائے اور انہیں کسی صورت میں بھی احساس کمتری کا شکار نہ ہونے دیا جائے۔ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نے اعداد و شمار کے ساتھ اس بات کو ثابت کیا کہ مغرب دن بدن ہلاکت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اب مغرب کی نجات اس بات میں ہے کہ وہ دین حق کے اصولوں اور طرز معاشرت کو اپنائیں۔

آپ نے اپنے مقالہ میں یورپ کو درپیش مسائل مثلاً میاں بیوی کے تعلقات۔ رنگ و نسل کے امتیاز کا مسئلہ ایڈز کی وبا اور اس سے ہونے والی ہلاکت۔ جنسی بے راہ روی وغیرہ پر تفصیلی بحث کی۔

مکرم صدر صاحب مجلس آفتاب احمد

باقی صہ پر

آپ کا خط ملا

مکرم سیّد محمد احمد صاحب ابن محترم میر محمود احمد صاحب ناصر واشنگٹن سے لکھتے ہیں:

مکرم و محترم نسیم سیفی صاحب

خدا کرے کہ آپ اور اہل خانہ خدا کے فضل سے نہایت خیریت سے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو اور بھی جماعت کی خدمت کا موقعہ دے اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔

الفضل باقاعدگی سے واشنگٹن ملتا ہے اور اس کا اعلیٰ معیار دیکھ کر آپ کی محنت کا احساس ہوتا ہے۔

مَیں خدا کے فضل سے بارہ سال سے امریکہ میں رہ رہا ہوں اور کم عمری میں یہاں آنے کی وجہ سے اپنی اردو میں بہت کمزوری محسوس کرتا ہوں اور دوسرے اس سے پہلے کبھی شعر کہنے کا کوئی جذبہ نہیں پایا۔

پہلے بھی حضرت بیگم صاحبہ سے قریبی تعلق کی وجہ سے اور پھر جب وہ CLEVE LAND میں علاج کے لئے رہیں تو ان کے ساتھ رہ کر ذاتی کام اور خدمت کا موقعہ ملا۔ اس سے ایک خاص تعلق ہو گیا۔

جیسا مَیں نے لکھا کہ مَیں کوئی شاعر نہیں اور میری اردو کا معیار بھی نہایت کمزور ہے مگر ممانی کی وفات پر چند کمزور سے اور سادہ سے شعر دل میں اترے ہیں۔ بظاہر یہ بچگانہ اور سادہ سے ہیں مگر چونکہ یہ ایک ذاتی تعلق کے جذبے کی وجہ سے لکھے گئے ہیں اس لئے آپ کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں۔ اگر مناسب سمجھیں تو کسی شمارہ میں چھپوا دیں۔ ممنون ہوں گا۔

آپ کی نظمیں غزلیں یوں تو سب بہت اچھی ہوتی ہیں مگر ایک غزل جو غالباً ہم جولائی ۱۹۹۱ء کے الفضل کے شمارے میں چھپی تھی وہ نہایت ہی پسند آئی۔

"یادوں کا کوئی موسم تو نہیں ہر موسم میں یاد آتے ہو"

اللہ تعالیٰ آپ کو اور اہلِ خانہ کو اپنے خاص فضل سے نوازے اور آپ کو اور زیادہ دین کی خدمت کا موقعہ دے۔

○

وہ یار کا پیارا تھا
اک چاند ستارہ تھا

وہ رُوٹھ گیا ہم سے
وہ چَین ہمارا تھا

اِک پیار بھری ماں تھی
طاہر کو سہارا تھا

اس یار کی خدمت میں
ہر لمحہ گذارہ تھا

اِک سادہ طبیعت میں
شفقت کا نظارہ تھا

اخلاقِ مکمل کا
اِک حُسن نِکھارا تھا

غمگین ہُوا ہر دِل
ہر دِل کا دلارا تھا

اَب لَوٹ کے آتا ہے
مولیٰ جو تمہارا تھا

سیّد محمد احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قمر احمد شمس

خلائی شٹل

خلائی شٹل کی تفصیل بتانے سے پہلے اس کی مختصراً تاریخ بتانا دلچسپی کا باعث ہوگی۔

۱۔ فروری ۱۹۶۴ء سے اکتوبر ۱۹۶۸ء تک کے عرصہ میں شٹل کو خلاء میں بھیجنے اور پھر اس کی واپسی کی ممکنات پر غور و خوض کیا گیا۔

۲۔ اپریل ۱۹۶۹ء میں خلائی شٹل کے مشن کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کمیشن مقرر کیا گیا تاکہ وہ سفارشات پیش کرے۔

۳۔ جنوری ۱۹۷۲ء میں صدر نکسن نے خلائی شٹل کے مشن کو عملی جامہ پہنانے کی منظوری دی

۴۔ مارچ ۱۹۷۲ء میں ناسا نے خلائی شٹل کے بنیادی حصوں بڑے تین انجن بیرونی ٹینک اور راکٹ بوسٹرز کے بنانے اور پھر اسے خلا میں بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ آج بھی خلائی شٹل انہی بنیادی حصوں پر مشتمل ہے۔

۵۔ ستمبر ۱۹۷۶ء میں موجودہ شٹل میں خلائی شٹل مکمل ہوئی۔

۶۔ اپریل ۱۹۸۳ء سے ۱۸ جنوری ۱۹۸۶ء تک ۱۹ خلائی شٹلوں (مختلف ناموں کی خلائی شٹل خلاء میں بھیجی جاتی ہیں جن میں کولمبیا، ڈسکوری اور چیلنجر وغیرہ شامل ہیں) نے ۲۴۰۰ سے زیادہ زمین کے گرد چکر لگائے اور ان چکروں کے دوران ان شٹلوں نے ۹۱۷۳۲۶۰۸ کلومیٹر کا فیصلہ طے کیا۔

۷۔ ۲۸ جنوری ۱۹۸۶ء میں خلائی شٹل جس کا نام چیلنجر تھا صرف ۷۳ سیکنڈ کی پرواز کے بعد حادثے کا شکار ہو گئی اور ۷ خلاء باز اور عملے کے لوگ جان بحق ہوئے۔ چیلنجر شٹل کے حادثہ کے قریباً اڑھائی سال بعد ڈسکوری شٹل ستمبر ۱۹۸۸ء میں دوبارہ خلاء میں بھیجی گئی۔

خلائی شٹل اس وقت زمین پر سب سے جدید ترین مشین ہے۔ مختصراً خلائی شٹل کے مختلف حصوں اور ان کے فنکشن درج ذیل ہیں:۔

ا۔ خلائی شٹل کا وہ حصہ جو زمین کے گرد گھومتا ہے اور جس میں خلاباز سوار ہوتے ہیں اس کو آربیٹر کہتے ہیں اسی آربیٹر میں تین بڑے انجن نصب ہوتے ہیں۔

(ب)۔ اس آربیٹر سے علیحدہ ایک بہت بڑا بیرونی ٹینک جس کے ایک حصے میں ہائیڈروجن اور دوسرے حصے میں آکسیجن ہوتی ہے

(ج) دو ٹھوس راکٹ بوسٹرز

یہ دونوں ٹھوس راکٹ بوسٹرز خلائی شٹل کو ۴۹۷۳ کلومیٹر فی گھنٹہ رفتار تک لے کر جاتے ہیں۔ چنانچہ دو منٹ میں خلائی شٹل (جو آربیٹر اور اس بڑے ٹینک جس میں ہائیڈروجن اور آکسیجن ہوتی ہے پر مشتمل ہوتی ہے) کو ۴۸ کلومیٹر بلندی پر پہنچانے کے بعد ان راکٹ بوسٹرز کا کام ختم ہو جاتا ہے اور یہ دونوں راکٹ سمندر میں گرا دیئے جاتے ہیں۔ یہ بوسٹرز راکٹ سمندر سے اٹھا لئے جاتے ہیں اور اگلی خلائی شٹل کے لئے دوبارہ کام میں لائے جاتے ہیں۔ پہلے دو منٹ یا ان راکٹ بوسٹرز کے گرنے کے بعد خلائی شٹل کے تین بڑے انجن چھ منٹ اور ۳۰ سیکنڈ میں خلائی شٹل کو ۱۱۰ کلومیٹر کی بلندی تک لے جاتے ہیں۔ یہ تینوں بڑے انجن خلائی شٹل کے ساتھ لگے ہوئے بڑے ٹینک سے ہائیڈروجن اور آکسیجن ایندھن کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بعد یہ بڑا ٹینک گرا دیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ بڑا ٹینک بھی خلا میں پہنچ چکا ہوتا ہے اس لئے یہ زمین پر نہیں گرتا بلکہ خلا میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

خلائی شٹل کے ان تین بڑے حصوں (ا۔ ب اور ج) کی مزید تفصیل یہ ہے:۔

سپیس شٹل آربیٹر

یہ حصہ خلائی شٹل کا ذہن اور دل کہلاتا ہے۔ یہ حصہ DC-9 جہاز کے سائز اور وزن کے برابر ہوتا ہے۔ اس حصے کی لمبائی ۳۷ میٹر اور چوڑائی (بازو یا پروں سمیت) ۲۴ میٹر ہوتی ہے۔ اس آربیٹر میں تین حصے ہوتے ہیں۔ پہلا حصہ جہاز کی طرح کا کیبن ہوتا ہے۔ جس میں پائیلٹ اور مشن کا کمانڈر رہتا ہے۔ دو خلا باز ان دونوں کے پچھلی طرف بیٹھتے ہیں۔ تین دوسرے خلا باز اس کیبن کے نچلے حصے میں ہوتے ہیں

سپیس آربیٹر کا دوسرا حصہ وہ ہوتا ہے جس میں باتھ روم، کچن، سونے کا کمرہ، لیبارٹری اور سٹور روم ہوتے ہیں۔ سپیس آربیٹر کے ایک حصے میں کارگو بے ہوتا ہے۔

سپیس آربیٹر کا ایک حصہ ہوا کے دباؤ کے بغیر ہوتا ہے جبکہ دوسرے حصے میں ہوا کا دباؤ برقرار رکھا جاتا ہے۔ سپیس آربیٹر کا وہ حصہ جہاں کارگو بے ہوتا ہے ایک لمبی بس کے برابر ہوتا ہے سپیس آربیٹر کے پچھلے حصہ میں تین بڑے انجن جو چھ منٹ اور ۳۰ سیکنڈ کے لئے چلائے جاتے ہیں اور دو چھوٹے انجن جو زمین کے گرد چکر لگانے میں سپیس آربیٹر کو مدد دیتے ہیں۔

تین بڑے انجن اور دوسرے حرکت دینے والے سسٹم

تین بڑے انجن خلائی شٹل کے آربیٹر کے پچھلے حصے میں نصب ہوتے ہیں۔ یہ دنیا میں پہلے ایسے انجن ہیں جو زبردست پاور کے علاوہ ساڑھے سات گھنٹے استعمال ہو سکتے ہیں۔ یہ بار بار استعمال ہوتے ہیں۔ ایک خلائی شٹل کی پرواز کے دوران یہ تین انجن قریباً سات منٹ استعمال ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ تین انجن ۵۵ پروازوں کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔ تاہم ہر پرواز کے بعد یہ اچھی طرح چیک کئے جاتے ہیں۔ جب خلائی شٹل کا آربیٹر خلاء میں اس مقام پر پہنچتا ہے۔ جہاں یہ سپیس آربیٹر زمین کے گرد چکر لگانا شروع کرتا ہے۔ یہ تینوں انجن بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ دو چھوٹے انجن جنہیں او ایم ایس کہا جاتا ہے۔ خلائی شٹل کے آربیٹر کو خلاء میں زمین کے گرد چکر لگانے میں مدد دیتے ہیں۔ ان پانچ انجنوں (تین بڑے اور دو چھوٹے او ایم ایس انجن) کے علاوہ خلائی شٹل کے سپیس آربیٹر کے سامنے والے اور پچھلے حصے کے دونوں جانب ۴۴ چھوٹے راکٹ انجن ہوتے ہیں۔ یہ چھوٹے راکٹ انجن راستہ تبدیل کرنے، واپس آنے اور سیٹیلائٹس کی مرمت کرنے میں کام آتے ہیں۔ تین بڑے انجنوں (جو قریباً سات منٹ استعمال ہوتے ہیں) سے ضرورت کے مطابق پاور حاصل کی جاتی ہے یعنی ان انجنوں کی پاور کو پائلٹ ضرورت کے مطابق تبدیل کر سکتا ہے۔ ہر انجن ۲۱۷۴۲۸۶ نیوٹن طاقت پیدا کر سکتا ہے جس طرح خلائی شٹل بلندی پر پہنچتی ہے اور زمین کی کھینچنے کی طاقت کم ہو جاتی ہے اور خلائی شٹل کو آگے کی طرف حرکت دینے کے لئے طاقت بھی کم چاہیئے اس لئے انجنوں کی پاور بھی کم کر دی جاتی ہے

بیرونی ٹینک

خلائی شٹل کے بیرونی ٹینک کے دو بڑے فنکشن ہیں۔ پہلا فنکشن تین بڑے انجنوں کو ایندھن (ہائیڈروجن اور آکسیجن مائع کی شکل میں) سپلائی کرنا اور دوسرا فنکشن یہ ہے کہ خلائی شٹل کا آربیٹر اور دو راکٹ بوسٹرز اسی پر نصب ہوتے ہیں۔ دونوں راکٹ بوسٹرز اور یہ بڑا بیرونی ٹینک گرا دیئے جاتے ہیں۔ اور خلا میں صرف وہی حصہ زمین کے گرد چکر لگاتا ہے جو آربیٹر کہلاتا ہے اور جس میں خلا باز سوار ہوتے ہیں۔ اس ٹینک پر حرارت سے بچانے کے لئے فوم چڑھائی جاتی ہے۔ یہ فوم اس ٹینک پر برف نہیں جمنے دیتی۔ چونکہ یہ ٹینک دوبارہ استعمال نہیں ہوتا۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ اس ٹینک کے کنٹرول والو اس حصے میں لگائے جاتے ہیں۔ جو دوبارہ استعمال ہوتا ہے یعنی خلائی شٹل کے آربیٹر میں۔ اس ٹینک کی کل لمبائی ۱۵۳٫۸ فٹ اور چوڑائی ۲۷٫۶ فٹ ہوتی ہے۔ اس ٹینک میں ۱۴۳۰۰۰ گیلن آکسیجن اور ۳۸۵۰۰۰ گیلن ہائیڈروجن ہوتی ہے۔

راکٹ بوسٹرز

خلائی شٹل (جس میں آربیٹر بیرونی ٹینک اور دو راکٹ بوسٹرز شامل ہیں) کو خلا میں بھیجنے سے پہلے لانچ پیڈ پر ان دو راکٹ بوسٹرز کے ذریعے کھڑا کیا جاتا ہے ہر راکٹ بوسٹر کو چار بڑے بولٹ سے سٹینڈ پر باندھا جاتا ہے۔ ہر راکٹ بوسٹر ۱۱٫۸ ملین نیوٹن طاقت پیدا کرتا ہے۔ سب ایندھن جلتے یعنی خلائی شٹل (ٹینک اور آربیٹر) کو خلاء کی طرف حرکت دینے کے بعد یہ راکٹ بوسٹرز آٹھ چھوٹی موٹروں کے ذریعے علیحدہ کر کے سمندر میں گرا دیئے جاتے ہیں۔ اس راکٹ کے اگلے حصے میں پیراشوٹ ہوتا ہے۔ جو اس راکٹ بوسٹر کے گرنے کے بعد کھلتا ہے۔ اور جب یہ راکٹ سمندر میں گرتا ہے تو یہ پیراشوٹ اس کے اگلے حصے کو پانی میں ڈوبنے نہیں دیتا۔ چنانچہ یہ بوسٹرز سمندر سے اٹھا کر اگلی شٹل کے لئے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ راکٹ بوسٹرز کے حصوں کو آپس میں اس طرح جوڑا جاتا ہے کہ انتہائی مضبوط جوائنٹ کے علاوہ کوئی لیک نہیں ہونی چاہیئے۔ ایسے ہی ایک جوڑ کی لیک کی بناء پر چیلنجر شٹل کو حادثہ پیش آیا تھا۔

خلاء میں انسان کے پہنچنے سے زمین اور سمندر کی وہ خوبیاں اور خصوصیات حاصل کی جانے لگی ہیں جو زمین پر تجربوں سے حاصل نہیں کی جا سکتی تھیں۔ چنانچہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریباً ایک ماہ پہلے بعض سائنس دانوں نے عمان میں زیرِ زمین ایک ایسا شہر معلوم کیا ہے جو خیال کیا جاتا ہے کہ یہ وہ شہر ہے جس کا ذکر قرآنِ کریم میں موجود ہے یعنی ارم اور بعض کے نزدیک یہ وہ علاقہ ہے جہاں ملکہ سبا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دی تھی۔ اس کے علاوہ خلا سے زمین اور سمندر کے ایسے ذخائر معلوم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جو دنیا کی اقتصادی فلاح میں مدد دیں۔ اس کے علاوہ خلاء میں ایسے تجربات کئے جاتے ہیں جو زمین پر ناممکن ہیں۔ ان تمام تجربوں سے ایسی ایجادات ہو رہی ہیں جن کا دفاعی ضرورتوں کے علاوہ عام انسان کی روزمرہ کی زندگی میں فائدہ پہنچے گا۔ خلائی شٹل کے ذریعے ایک تجربے سے ہی گذشتہ سال معلوم ہوا ہے کہ زمین کے گرد خلاء میں اوزون کی تہہ کم ہوتی جا رہی ہے بلکہ بعض جگہوں پر اس اوزون کی تہہ میں سوراخ ہونے کا علم ہوا ہے۔ قدرت نے یہ اوزون کی تہہ اس لئے بچھائی ہے تاکہ سورج اور دوسرے سیاروں سے جو خطرناک شعاعیں نکلتی ہیں اور جو انسان کو نقصان پہنچاتی ہیں وہ زمین پر نہ پہنچنے پائیں۔ یہ اوزون کی تہہ ان شعاعوں کو زمین پر نہیں پہنچنے دیتی۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

نے ایف ۷ پی جہاز کی خریداری کے لئے ۲۲۵ ملین ڈالر الگ کر رکھے تھے اور یہ بھی چینی حکومت سے کہا تھا کہ اس کا ۵ فی صد قبل از خرید ادا کر دیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ ماہرین نے حکومت کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ روسی ساخت کا ایس یو ۲۳، اور ۲۷ فائٹر جہاز خرید لیں۔ کیونکہ وہ زیادہ مؤثر بھی ہے اور چینی جہاز کی نسبت زیادہ سستے بھی۔ امید ہے کہ اس طرح سودا کر لینے کے بعد چین سے یہ جہاز نہ خریدنے پر آپس کے تعلقات میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ کیونکہ چین اور پاکستان ایک لمبے عرصے سے ایک دوسرے کے ساتھ بہت اچھی طرح دوستی نبھا رہے ہیں۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

خان صاحب نے مقالہ پڑھے جانے کے بعد جناب میجر ریٹائرڈ منظور احمد صاحب آف ساہی وال کی ایک نظم "دُکھ دی ونڈ" پڑھ کر سنائی۔ حاضرین اس نظم کے ہر شعر پر داد دیتے رہے۔ اور نظم کے آخر میں سب نے متفق طور پر کہا کہ مکرم میجر صاحب کا شکریہ ادا کیا جائے۔ یہ نظم انہوں نے مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کو بھجوائی تھی اور اس کا موضوع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی وفات تھا۔

بزم کا دوسرا حصہ محفل مشاعرہ کے لئے مخصوص تھا۔ جناب الیاس ناصر دہلوی، جناب چوہدری عبدالکریم، جناب ہاشم سعید۔ جناب اجمل غوری اور خاکسار نے اپنا اور دیگر شعراء کا کلام سنایا۔

آخر میں مکرم محمد ناظم خان غوری نائب صدر اور خاکسار نے بزم کی ترقی اور اسے مقبول بنانے کے سلسلہ میں تجاویز پیش کیں۔ بزم کی کارروائی کا اختتام بشیر احمد صاحب رفیق نے حاضرین۔ شعراء اور مکرم آفتاب احمد خان صاحب کے شکریہ کے ساتھ کیا۔

حاضرین کی خدمت میں موسم کی مناسبت سے مشروبات پیش کی گئیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۴۵۸ میں اسفند یار منیب ولد احمد عبدالمنیب قوم راجپوت، پیشہ واقف زندگی عمر ۲۲ سال، بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲/۳۵ فیکٹری ایریا ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳۔۳۔۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ اسفندیار منیب ۱۲/۳۵ فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالسمیع خان وصیت نمبر ۲۴۳۹۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مبشر احمد کاہلوں وصیت نمبر ۲۰۳۸۲۔

مسل نمبر ۲۸۴۵۹ میں عبدالحلیم شاہد ولد مولانا عبدالمنان شاہد قوم پلوٹے جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی حال طاہر ہوسٹل ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶۔۱۔۱۹۹۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالحلیم کراچی حال طاہر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ سید مبشر احمد ایاز وصیت نمبر ۲۳۱۳۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ عبدالسمیع خان وصیت نمبر ۲۴۳۹۴۔

مسل نمبر ۲۸۴۶۰ میں نصرت درانی زوجہ ملک منظور احمد صاحب قوم درانی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۹/۴ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳۔۳۔۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۷۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۲ تولہ ۹ ماشہ مالیتی ۹۷۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نصرت درانی آف ڈیرہ بوڑانہ چک ۳۵ شمالی حال ۵۹/۴ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک منظور احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ مظفر احمد درانی وصیت نمبر ۲۵۱۴۴۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

کی باتیں ہوں۔ اگر تقویٰ کی باتیں نہ ہوں تو اگلی نسل کو تقویٰ کہاں سے نصیب ہو جائے گا۔ پس آنکھوں کی ٹھنڈک وہ جس کا تقویٰ سے گہرا تعلق ہو اس کے لئے دعا سکھائی گئی ہے اور اس دعا سے غفلت کے نتیجے میں میں سمجھتا ہوں بہت سے گھر بے وجہ مصیبتوں اور آزمائشوں میں مبتلا رہیں۔ سنجیدگی سے ہر وہ خاوند اور ہر وہ بیوی جو اپنے لئے یہ دعا کرتی ہے ان کو میں یقین دلاتا ہوں کہ اس دعا کے نتیجے میں ان کے گھر کے نقشے بدل جائیں گے اور ساری جماعت کا معاشرہ پاکیزہ ہو جائے گا؟

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ مئی ۱۹۹۱ء)

دعا کرو کہ باوجود ہر قسم کے اختلاف کے وحدت کی روح پھونکی جاوے اور بغض، کینے، عداوتیں سب دور ہو کر باہمی محبت اور ملاپ پیدا ہو جاوے۔ تکلیف میں صبر اور استقلال نصیب ہو جاوے۔

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ وزیر اعظم نے برازیل کے دار الحکومت ریوڈی جینرو میں بھارتی وزیر اعظم نرسیما راؤ سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے برصغیر میں کشیدگی کم کرنے اور آئندہ بھی باہمی مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم اب برطانیہ کے پانچ روزہ دورے پر لندن پہنچ گئے ہیں۔

○ سندھ قومی اتحاد کی رہبر کمیٹی کے رکن یوسف جاکھرانی عید کے روز قانون نافذ کرنے والے اداروں کی تحویل میں تفتیش کے دوران ہلاک ہو گئے۔ سرکاری طور پر انہیں ہتھیار بردار اور ڈاکوؤں کا ساتھی قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ ان کے والد کا کہنا ہے کہ وہ سیاسی کارکن تھے اور ان کی وفات پر سندھ کے وزیر اعلیٰ اور حکومت میں شامل متعدد اعلیٰ شخصیتوں نے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

○ سندھ میں ۳ زیر حراست افراد کی ہلاکت کے بعد صورتحال انتہائی نازک ہو گئی ہے۔ ایوان صدر میں اہم اجلاس میں متعدد فیصلے کئے گئے۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ اور چیف آف آرمی سٹاف نے علیحدہ علیحدہ صدر مملکت سے ملاقات کی۔ دریں اثناء جامشورو کے واقعہ کے بعد حیدر آباد کی فوجی کمان تبدیل کر دی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک آفیسر اور کچھ دوسرے افراد کے خلاف تحقیقات جاری ہیں۔

○ پشاور میں رہائش پذیر اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک کے ایک جاپانی افسر کو اتوار کے روز نامعلوم افراد نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ مقتول کو ان کے گھر میں گاڑی کے اندر گولی ماری گئی۔

○ عید کے روز مختلف مقامات پر ٹریفک کے حادثوں میں ۲۱ افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو جون کے آخری ہفتہ میں پنجاب کا طوفانی دورہ کریں گی۔ ۲۶ جون کو ملتان میں ایک سیمینار میں شرکت کے بعد وہ بہاولنگر، بھکر، میانوالی خوشاب اور سرگودھا میں جلسہ عام سے خطاب کریں گی۔

○ ماحولیات کے متعلق عالمی سربراہی کانفرنس برازیل کے دار الحکومت ریوڈی جینرو میں ختم ہو گئی۔ کانفرنس میں ۱۰۰ سے زائد ملکوں نے شرکت کی اور کرۂ ارض کے ماحول کو آلودگی سے بچانے کے لئے متعدد فیصلے کئے۔ بی بی سی کے مطابق کانفرنس نے امیر اور غریب ملکوں کو مل جل کر کام کرنے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔

○ سارک کے رکن ملکوں کے سپیکروں کی کانفرنس پیر کو سری لنکا کے دار الحکومت کولمبو میں شروع ہو گئی جو تین دن تک جاری رہے گی۔ پاکستان کی نمائندگی قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب کر رہے ہیں۔

○ بوسنیا میں متحارب فریقوں کے درمیان جنگ بندی کا ایک معاہدہ طے پا گیا ہے جس پر کل سے عمل ہو رہا ہے۔

"مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ سکول و کالج کے طلباء کی راہنمائی کے لئے مورخہ ۴ جولائی ۹۲ء سے جماعت نہم۔ دہم۔ گیارہویں اور بارہویں کے لئے فری کوچنگ کلاسز کا اہتمام کر رہی ہے۔ تمام سائنسی مضامین (بمعہ پریکٹیکل) کے علاوہ انگریزی۔ معاشیات۔ شماریات اور معلومات عامہ کی تدریس کا انتظام کیا گیا ہے۔ شرکت کے لئے رجسٹریشن ضروری ہے۔ صدر صاحبان، والدین اور زعماء کرام سے گذارش ہے کہ وہ طلباء کو بھرپور شرکت کی تلقین کریں۔ تفصیلات اور رجسٹریشن فارم کے لئے روزانہ بعد نماز مغرب دفتر مقامی یا جامعہ احمدیہ کے ہال میں رابطہ کریں۔

(ناظم امور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ ۔ ربوہ)

بچوں کے جملہ امراض کے شافی علاج کیلئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ ۔ ربوہ

شیزان
پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111-89